## سوال

(664)حضرت حسین کے متعلق

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أُتِیَ عُبَیْدُ اللَّهِ بْنُ زِیَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ فَجُعِلَ فِی طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْكُتُ وَقَالَ فِی حُسْنِهِ شَیْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ» باب فضیلت حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کتاب.بخاری شریف

''حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر مبارک لایا گیا اور ایک برتن میں رکھا گیا اور وہ سر مبارک کو چھڑی لگانے لگا اور آپ رضی اللہ عنہما نے حسن کے متعلق کچھ کہا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ ہیں اور آپ ﷺ کو وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا'' جناب محترم اس حدیث سے تو یہ بات معلوم ہوئی کہ یزید رحمہ اللہ نے حضرت حسن کو قتل کیا ہے

(2) اور وہاں حضرت انس بن مالک کی موجودگی بھی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ بھی اس میں شامل ہیں ورنہ وہ اس حکومت کو چھوڑ کر چلے جاتے اس سے آگے حدیث نمبر ۹۳۹ وہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت آتی ہے کہ حضرت حسن رنبی ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں یہاں پر دو حدیثوں کا آپس میں تضاد آ رہا ہے حدیث نمبر ۹۳۵ کے راوی پر گفتگو ہے۔ جریر بن حازم کے متعلق بھی کلام ہے۔ باقی جریر بن حازم کے متعلق کچھ بتائیں کہ وہ کس طبقہ کے راوی ہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے لکھا ہے ''اس حدیث سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یزید نے حضرت حسین کو قتل کیا ہے'' محترم اس حدیث سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی بغور پڑھیں نیز یہ بات کسی بھی صحیح مرفوع حدیث سے معلوم نہیں ہوتی۔

پھر آپ نے لکھا ہے ''وہاں حضرت انس بن مالک کی موجودگی بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ بھی اس میں شامل ہیں الخ'' اس روایت میں سے عبیداللہ بن زیاد کی اس مجلس میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی موجودگی تو نکلتی ہے البتہ اس موجودگی سے جو اشارہ آپ نکال رہے ہیں وہ بالکل نہیں نکلتا ذرا توجہ فرمائیں۔

ان دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض وتضاد نہیں کیونکہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حسین رضی اللہ عنہ کو وجہ (چہرہ) میں اشبہ قرار دیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں انس کی یہی روایت زہری بحوالہ اسماعیلی نقل کی ہے جس کے لفظ ہیں «وَكَانَ أَشْبَهَهُمْ وَجْهًا بِالنَّبِیِّ» جبکہ حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کی روایت میں وجہ (چہرے) کا ذکر نہیں تطبیق اور جمع کی اور بھی دو صورتیں فتح الباری میں ذکر کی گئی ہیں۔ جریر بن حازم ثقہ ہیں طبقہ سادسہ سے ہیں حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے سر مبارک کو چھڑی لگانے والا

عبیداللہ ہے نہ کہ یزید پھر انس بن مالک خاموش نہیں رہے بلکہ «كَانَ اَشبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ ا ِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» کہہ کر ابن زیاد کے اس فعل کی مذمت کی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## احکام ومسائل

## فضائل وخصائل کا بیان ج1ص 477

محدث فتویٰ